© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

زمانہ تنگ ہے اہلِ غرض کی یاد خوانی سے
حقیقت کھا رہی ہے مات ہر جھوٹی کہانی سے

نہ کچھ حاصل ہوا مجھ کو مری جادو بیانی سے
زباں قاصر رہی جذباتِ دل کی ترجمانی سے

وہ دے اہمیتیں افسانۂ خضر و مسیحا کو
نہیں واقف جو مقصودِ حیاتِ جاودانی سے

بجا ہے سیرِ گلشن، لیکن اے پابندِ رنگ و بو
بچا دامن گل و گلزار کی شعلہ فشانی سے

بہار آئی ہے اب کے میکدہ بردوش اے ساقی
بھرے ہیں جام پھولوں کے شرابِ ارغوانی سے

نہ ڈر اے ناخدا طوفاں میں بھی کچھ اہلِ ہمت کے
سفینے کھیلتے رہتے ہیں موجوں کی روانی سے

مذاقِ دید کو میرے نہ سمجھو تشنۂ جلوہ
میں اُن کو دیکھتا ہوں ہر حجابِ زندگانی سے

تلوّن کا مزاجِ دل کے اک انداز ہے یہ بھی
وہ کیوں ناراض ہو جاتے ہیں میری بدگمانی سے

میں وقتِ عرضِ مطلب اس لئے خاموش رہتا ہوں
انھیں تکلیف ہو گی میری آشفتہ بیانی سے

نہ لازم تھا بنانا رازداں دل کو محبت میں
اٹھے فتنے کئی اس رازداں کی رازدانی سے

محبت کا بڑا احساں ہے رنگ و بوئے ہستی پر
بنے گلزار، صحرا، داغِ دل کی ضو فشانی سے

اگر ہوں ضبطِ غم کی قوتیں انساں کو حاصل
اسے تکلیف کیوں ہو حادثاتِ ناگہانی سے

فصاحت کیوں نہ کرتی ناز میری خوش بیانی پہ
مجھے نسبت ہے استادِ جہاں خلد آشیانی[1] سے

الم اٹھ کر چمن سے جائیں گے اب جانبِ صحرا
جنوں تسکیں نہیں پاتا ہے سیرِ گلستانی سے

[1] مرزا داغ مرحوم

© rasailojaraid.com